

کیا زخموں وغیرہ کی صفائی کئے لئے ان عطریات و خوشبویات کا ظاہری استعمال جائز ہے جن میں الکحل کی آمیزش ہو؟

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے اولاً: کیا شراب ناپاک ہے یا نہیں؟ اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اکثر کی رائے یہ ہے کہ شراب حسی طور پر نجس ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر یہ کپڑے یا جسم کو لگ جائے تو اسے دھو کر پاک کرنا واجب ہے جب کہ بعض اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ شراب حسی طور پر نجس نہیں ہے کہ نجاست کا حسی ہونا ایک شرعی حکم ہے جسے ثابت کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے اور یہاں کوئی دلیل موجود نہیں لہذا جب اس شرعی دلیل سے شراب کا ناپاک ہونا ثابت نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ پاک ہے "کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ شراب کے ناپاک ہونے کی دلیل تو خود کتاب اللہ تعالیٰ کی یہ آیت کریمہ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا اُنۡزِلَ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَآءِ مَآءٌ مُّطَهَّرٌ وَ الْاَلۡحٰبُ حٰلَاۤءٌ وَ الْاَشۡجَارُ حٰمۡلٰتٌ لِّسۡۡۢمٍ ۙ وَ اِنَّكَ لَعِندَ رَبِّكَ لَمۡرَءٌ حٰكِمٌ ۙ ... سورة المائدہ

"اے ایمان والوں! شراب اور جوار اور بت اور پلنے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔" اور جس بمعنی نجس ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری ہے:

قُلْ لَاۤ اَبۡدِئُ بِاٰوۡحٰیۤ اٰیۡ مَآءٍ حٰمٍۭ لِّیۡۤ اَۡنۡ یُّطَهَّرَۤ الْاِنۡۡ اِنۡ یُّعۡزِزۡهُ اللّٰهُ لَیۡسَۤ وَ اَلۡاَنۡصَابُ وَ الْاَزۡلَمُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمۡ تَقۡوۡمُونَ ... ۱۴۵ ... سورة الانعام

"کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا، بجز اس کے کہ وہ مراد اور جانور ہو یا بہتا ہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔" آیت سے معلوم ہوا کہ مردار اور خنزیر کا گوشت اور دم مسفوح رجز یعنی نجس ہیں رجز کے یہاں نجس ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردہ جانوروں کی کھالوں کے متعلق فرمایا ہے کہ "پا نی انہیں پاک کر دیتا ہے (بطہرہا)" یعنی اسے پاک کر دیتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پہلے ناپاک تھیں جیسا کہ اہل علم کے ہاں یہ بات معلوم ہے لیکن اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہاں رجز سے مراد جس عملی ہے رجز حسی نہیں اور اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ... ۹۰ ... سورة المائدہ

"(یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں۔" اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جوارہ بت اور پلنے حسی طور پر نجس نہیں ہیں اور چاروں چیزوں کے بارے میں خبر ہے اور وہ ہیں (1) شراب (2) جوارہ (3) بت اور (4) پلنے توجہ خبر ان چاروں کے متعلق ہے تو حکم بھی ان سب کے متعلق مساوی ہوگا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شراب میں حسی طور پر نجس نہیں ہے ان کے پاس ایک دوسری دلیل سنت سے یہ بھی ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کے دھونے کا حکم نہیں دیا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے بھی حرمت کے حکم کے نازل ہونے کے بعد شراب کو بازاروں میں بہا دیا۔ اگر شراب ب نجس ہوتی تو وہ اسے بازاروں میں نہ ہاتے کیونکہ اس سے بازاروں میں طپنے والوں کے ناپاک ہونے کا اندیشہ تھا،

ثانیاً: جب یہ بات واضح ہو گئی کہ شراب حسی طور پر نجس نہیں ہے اور میرے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے تو معلوم ہو کے الکحل بھی حسی طور پر نجس نہیں ہے بلکہ اس کی نجاست معنوی ہے کیونکہ اس الکحل سے سکر (نشہ) پیدا ہووے شراب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (کل مسکر خمر) ہر نشہ آور چیز شراب ہے" (صحیح مسلم کتاب الاشریہ باب بیان ان کل خمر حرام ح: 2002) اور جب یہ شراب ہے تو اکل و شراب میں اس کا استعمال کہ اسے کسی کھانے پینے کی چیز میں لایا جائے کہ اس کی تاثیر اس میں ظاہر ہو تو حرام ہے اور اس کی حرمت نص اور اجماع سے ثابت ہے دیگر امور مثلاً جراثیم کے خاتمہ وغیرہ کے لئے اس کا استعمال تو یہ مسند محل نظر ہے اور ایقتاب ہی میں زیادہ احتیاط ہے لیکن میں اسے حرام نہیں کہہ سکتا اور میں سوائے زخموں کو مندل کرنے وغیرہ کی ضرورت کے خود استعمال بھی نہیں کرتا۔ (شیخ ابن عثیمین)

حدامہ عبدی واللہ اعلم بالصواب

